سلسلہ خطبات نمبر:12

علماء خطباء اور ائمۂ مساجد کیلئے



بیان جمعۃ المبارک

عُنوان:

ماہِ شعبان اور شبِ براءت

از قلم

مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری صاحب حفظہ اللہ

فاضل دار العلوم کبیر والا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ماہِ شعبان اور شبِ براءت

18/مارچ 2022 بمطابق 14/شعبان المعظم 1443

تحریر و ترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

ماہِ شعبان میں روزے رکھنا شبِ براءت کی فضیلت مغفرت کی رات چند بد نصیب لوگ قبولیت کی رات کرنے کا کام قبرستان جانے کا مسئلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ خُصُوْصًا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

حٰمٓ ○ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ○ فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ○

(الدخان:44/1-4)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَیْلَھَا، وَصُومُوا نَھَارَھَا (ابن ماجہ: 1388 أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان۔ شعب الایمان: 3542)

فہرست عنوانات

عنوان صفحہ نمبر

ماہِ شعبان برکت والا مہینہ

☆ ماہِ شعبان ایک بابرکت مہینہ ہے۔شَعْبَان عربی کے لفظ تَشَعُّبْ سے بنا ہے جس کا معنی ہے پھیلنا چونکہ اس مہینے میں رمضان المبارک کے لئے خوب بھلائی پھیلتی ہے اس لئے اس کا نام شعبان رکھا گیا(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری)

☆ نبی اکرم ﷺ نے ماہِ رجب کی طرح ماہِ شعبان کے لئے برکت کی دعا فرمائی ہے جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تو آپ اللہ کی بارگاہ میں دعا کیا کرتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ (شعب الایمان:3534)

"اے اللہ ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرمایئے اور ہمیں (خیر و عافیت کے ساتھ) رمضان تک پہنچا دیجئے"۔

ماہِ شعبان میں روزے رکھنا

☆ نبی کریم ﷺ اس مہینے میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے چنانچہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِيْ شَعْبَانَ (بخاری: 1969 کتاب الصوم باب صوم شعبان)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کئی بار اس طرح روزے رکھتے کہ ہم کہتے اب آپ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور کئی بار آپ اس طرح روزے چھوڑتے کہ ہم کہتے اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں اور میں نے آپ کو رمضان المبارک کے علاوہ اور کسی مہینے میں پورا مہینہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان کے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا"۔

☆ ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ (صحیح البخاری:1970 کتابُ الصّوم بابُ صومِ شعبانَ)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں؛ نبی ﷺ شعبان سے زیادہ اور کسی مہینے روزے نہیں رکھتے تھے آپ شعبان کا پورا مہینہ رکھتے تھے"۔

☆ ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے وہ فرماتی ہیں:

كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَّصُوْمَهٗ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلُهٗ بِرَمَضَانَ (کنزالعمّال: 24584 کتابُ الصّوم:من قسم الأفعال باب "صوم شعبان")

"رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ شعبان کے مہینے میں روزے رکھنا پسند تھا اور (یہ بات پسند تھی کہ) آپ روزے رکھتے رکھتے اس کو رمضان کے ساتھ ملا دیں"۔

☆ اسی طرح امہات المؤمنین میں سے حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَارَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ (جامع الجامع الترمذی:736 أبوابُ الصّوم بابُ ما جاء فی وصَال شعبانَ برمضانَ)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان اور رمضان کے سوا لگاتار دو مہینے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا"۔

یعنی آپ رمضان المبارک کا پورا مہینہ روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ شعبان میں بھی تقریباً پورا مہینہ روزے رکھتے تھے بہت کم دنوں کا ناغہ کرتے تھے۔

ماہِ شعبان میں روزے کی حکمتیں

☆ علماء نے ماہِ شعبان میں آپ کے زیادہ روزے رکھنے کی کئی حکمتیں بیان کی ہیں احادیث مبارکہ میں چار حکمتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہاں انہی چار کو بیان کیا جاتا ہے۔

(1) رمضان کی تعظیم اور روحانی تیاری

☆ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ، قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ. (جامع الترمذی: 663 کتاب الزکاۃ باب ما جاء فی فضل الصدقۃ)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: رمضان کے بعد کس مہینے میں روزہ رکھنا سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: شعبان (کا روزہ سب سے افضل ہے) رمضان کی تعظیم کی وجہ سے"۔

یعنی رمضان المبارک کی تعظیم اور احترام کے لئے، اس کی تیاری کے لئے اور اس کا شوق پیدا کرنے کے لئے نفل روزے رکھنا۔ اور شعبان کے ان روزوں کو رمضان کے روزوں سے وہی نسبت ہے جو فرض نمازوں سے پہلے پڑھے جانے والے نوافل کو فرائض سے ہوتی ہے۔ (لطائف المعارف لابن رجب۔ معارف الحدیث)

(2) اللہ تعالیٰ کی طرف اعمال کا اٹھایا جانا

☆ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ لَمْ أَرَكَ تَصُوْمُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ، قَالَ: «ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَّرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ» (سنن النسائی : 2357 کتاب الصیام باب صوم النبی ﷺ بأبی ھو وأمی، وذکر اختلاف الناقلین للخبر فی ذلك)

”حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ شعبان کے مہینے میں جتنا روزے رکھتے ہیں اتنا میں نے کسی اور مہینے میں آپ کو روزے رکھتے نہیں دیکھا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: شعبان کا مہینہ جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے لوگ اس کی فضیلت سے غافل ہیں حالانکہ اس مہینے میں بندوں کے اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں لہذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کئے جائیں تو اس وقت میں روزے سے ہوں“ (سنن نسائی: 2678)

(3) مرنے والوں کی فہرست کا ملک الموت کے حوالے ہونا

☆ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُمْ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُومَهُ شَعْبَانُ. قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَكْتُبُ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةَ، فَأُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَنِي أَجَلِي وَأَنَا صَائِمٌ». [مسند ابی یعلی: 4911 مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا]

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی ﷺ پورا شعبان روزے رکھتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو سب سے زیادہ شعبان کے مہینے میں روزے رکھنا پسند ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالی ہر اس شخص کا نام لکھ (کر ملک الموت کے حوالے کر) دیتے ہیں جس نے اس سال میں مرنا ہوتا ہے تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جب میرا وقت آئے تو میں روزے کی حالت میں ہوں“

(4) ہر مہینے کے تین دن کے روزوں کا جمع ہونا

☆ ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ تقریبا ہر مہینے تین دن ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ) کے روزے رکھتے تھے (نسائی) لیکن بعض اوقات سفر وغیرہ کے عذر کی وجہ سے کچھ مہینوں کے یہ روزے رہ جاتے تو آپ ماہِ شعبان میں ان کی جگہ روزے رکھ لیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَرُبَّمَا أَخَّرَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ عَلَيْهِ صَوْمُ السَّنَةِ فَيَصُوْمُ شَعْبَانَ [روضة المحدثين: 849، نيل الاوطار]

”رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین دن روزے رکھتے تھے اور بعض اوقات آپ یہ روزے مؤخر کر دیتے اور پھر سال بھر کے جتنے روزے جمع ہو جاتے وہ آپ شعبان میں رکھ لیتے تھے“۔

نصف شعبان کے بعد روزوں کی ممانعت

☆ ان احادث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کئی حکمتوں کی بناپر شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے البتہ بعض روایات میں نصف شعبان کے بعد روزے رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا» (جامع الترمذی: 738 ابواب الصوم باب ما جاء فی کراهية الصوم فی النصف الباقی من شعبان لحال رمضان)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدھا شعبان باقی رہ جائے تو اس کے بعد روزے نہ رکھو“۔

☆ علماء نے اس کی وضاحت کی ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں ان لوگوں کو روزے رکھنے سے منع کیا گیا ہے جن کو روزہ رکھنے سے کمزوری ہو جانے کا خطرہ ہو ایسے لوگوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ نصف شعبان کے بعد روزے نہ رکھو بلکہ ان میں کھاؤ پیئو اور صحت بناؤ تاکہ رمضان المبارک کے روزے قوت کے ساتھ رکھ سکو اور دوسری عبادات بھی نشاط کے ساتھ کر سکو جبکہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالی کی طرف سے ایسی طاقت حاصل تھی کہ آپ کو روزے رکھنے سے کمزوری لاحق نہیں ہوتی تھی اس لئے آپ نصف شعبان کے بعد بھی روزے رکھتے تھے اور امت میں بھی جو لوگ طاقت رکھتے ہوں اور وہ سمجھتے ہوں کہ روزہ رکھنے سے ان کو کمزوری نہیں ہو گی وہ بھی نصف شعبان کے روزہ رکھ سکتے ہیں ممانعت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جن کو روزہ رکھنے سے کمزوی ہوتی ہو۔(فتح الباری، تحفۃ الالمعی)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ ماہِ شعبان کے روزے صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں لہذا کم از کم نصف شعبان سے پہلے حصے میں روزے رکھنے کا اہتمام کرنا چاہئے اور اس سنت کا بھی اہتمام کرنا چاہئے اگرچہ یہ روزے نفلی ہیں نہ رکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

شبِ براءت کی فضیلت

☆ اللہ تعالی نے اپنے بے پناہ فضل و کرم سے اپنے بندوں پر شفقت کرتے ہوئے خاص طور پر اس امت کو کئی ایسے مواقع عطا فرمائے ہیں جن میں انسان تھوڑی عبادت کر کے زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے اور یہ مواقع ایسے ہیں جن میں اللہ کی رحمت اپنے بندوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے ان مواقع میں جیسے رمضان المبارک اور شبِ قدر ہے اسی طرح ایک موقع ماہِ شعبان کی پندرھویں رات شبِ براءت کا بھی ہے۔قرآن مجید سورۃ دخان میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ○ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ○ (الدخان:4-3/44)

”بیشک ہم نے اس کتاب کو (لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر) ایک بابرکت رات میں اتارا ہے (پھر نزولِ قرآن کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنی رحمت و شفقت سے اس قرآن کے ذریعے اس امت کو اس کے لئے نقصان دہ چیزوں سے) خبردار کرنا چاہتے ہیں ۔(اور وہ مبارک رات ایسی ہے کہ) اس میں اللہ کی طرف سے ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے“۔

اس آیت مبارکہ کے بارے میں اکثر مفسرین کی رائے اور راجح تو یہی ہے کہ اس سے مراد لیلۃ القدر ہے لیکن حضرت عکرمہ اور بعض مفسرین کی رائے یہ بھی ہے کہ اس سے مرادِ شبِ براءت ہے اس تفسیر کے مطابق قرآن مجید کی اس آیتِ مبارکہ سے شبِ براءت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

دو قسم کی براءت

☆ براءت کا معنی ہے چھٹکارا پانا، بری ہونا

شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں اس رات کو شبِ براءت اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس رات میں دو قسم کی براءت ہوتی ہے:

(1)ایک تو بدبختوں کو اللہ تعالی کی رحمت سے براءت ہوتی ہے،

(2)دوسرا اللہ تعالی کے نیک بندوں کو ذلت ورسوائی سے براءت ہوتی ہے۔(غنیۃ الطالبین: ص456)

☆ نیز یہ بھی فرمایا کہ: جس طرح مسلمانوں کے لئے زمین پر عید کے دودن (عید الفطر اور عید الاضحی) ہیں اسی طرح فرشتوں کے لئے آسمان پر عید کی دوراتیں (شبِ قدر اور شبِ براءت) ہیں۔ مسلمانوں کی عیدیں دن میں رکھی گئی ہیں کیونکہ انہوں نے رات کو سونا ہوتا ہے جبکہ فرشتوں کی عید رات میں رکھی گئی ہے کیونکہ وہ سوتے نہیں ہیں۔ (غنیۃ الطالبین: ص457)

کئی احادیث مبارکہ میں شبِ براءت کی فضیلت اور اہمیت کو بیان کیا گیا ہے جن میں سے چار احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

(1)مغفرت کی رات

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ، فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ، فَقَالَ: أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔[جامع الترمذی: 739 ابواب الصوم باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان]

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں؛ میں نے ایک رات نبی ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی تو میں نے دیکھا آپ جنت البقیع (مدینہ منورہ کے قبرستان) میں ہیں آپ نے (مجھے دیکھ کر) ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اندیشہ ہے کہ اللہ تعالی تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی شعبان کی پندرھویں رات میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور قبیلۂ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں (بنو کلب عرب کا ایک مشہور قبیلہ تھا جس کے پاس عرب میں سب سے زیادہ بکریاں تھیں)‘‘

(2) کچھ بد نصیب لوگ

☆ احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ شبِ براءت میں اللہ تعالی کی طرف سے عام معافی کا اعلان کیا جاتا ہے لیکن کچھ بد نصیب اور مجرم ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی اس رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی:

احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ شبِ براءت میں اللہ تعالی کی طرف سے عام معافی کا اعلان کیا جاتا ہے لیکن کچھ بد نصیب اور مجرم ایسے بھی ہوتے ہیں جن اس رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی چنانچہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے۔

عَنْ أَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ[سنن ابن ماجہ: 1390 باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان، شعب الایمان للبیہقی]

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں (اپنے بندوں کی طرف رحمت کے ساتھ) متوجہ ہوتے ہیں اور شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے سواسب کی مغفرت فرمادیتے ہیں“۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ یہ رات بخشش کی رات ہے اس لئے اس رات میں جہاں اور اعمال اور عبادات کریں اور جہاں اور دعائیں مانگیں وہیں اللہ تعالیٰ سے بخشش اور مغفرت کی دعا بھی کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں جن خوش نصیب لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں ان میں ہمارا نام بھی شامل ہو جائے۔

☆ اس کے علاوہ اللہ کے نبی ﷺ نے کئی ایسے گناہ کرنے والے بدنصیب لوگوں کے بارے میں بتایا کہ وہ ایسے بدنصیب ہیں جن کی اس بخشش والی رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی:

(1) شرک کرنے والا (2) ماں باپ کا نافرمان (3) رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنے والا (4) دل میں کینہ رکھنے والا (5) قتل کرنے والا (6) شراب پینے والا (7) زنا کرنے والا (8) جادو کرنے والا

یہ ایسے جرائم اور گناہ ہیں کہ ان کی وجہ سے اس عام مغفرت والی رات بھی بخشش نہیں ہوتی الا کہ ان گناہوں سے توبہ و استغفار کر لے اس لئے اگر کسی کے اندر خدانخواستہ ان میں سے کوئی گناہ پایا جاتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس رات میں خاص طور پر ان گناہوں سے توبہ کرلے تاکہ اللہ کی رحمت اور بخشش سے محرومی نہ ہو۔

(3) قبولیت کی رات

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَمْسُ لَيَالٍ لَا يُرَدُّ فِيهِنَّ الدُّعَاءُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَتَا الْعِيْدِ. (شعب الایمان: 3440 کتاب الصیام باب التماس لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من شهر رمضان)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی (ضرور قبول ہوتی ہے) جمعہ کی رات، ماہِ رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات اور عیدین کی دو راتیں“۔

(4) صبح تک اللہ تعالیٰ کی ندا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَه أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَه أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهِ كَذَا أَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ (ابن ماجه: 1388 أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان)

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات آجائے تو تم اس رات میں قیام کیا کرو اور اس کے دن (پندرہ شعبان) میں روزہ رکھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہونے سے لے کر طلوعِ فجر تک آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں:

کوئی ہے مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کر دوں؟

کوئی ہے مجھ سے رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا کر دوں؟

کوئی ہے (کسی مصیبت یا بیماری میں) مبتلا آدمی کہ میں اس کو عافیت عطا کر دوں؟

کوئی ہے ایسا؟ کوئی ہے ایسا؟

(اللہ تعالی برابر اسی طرح ندا کرتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ ([1])

اس لئے یہ رات اللہ تعالی سے مانگنے کی رات ہے زیادہ سے زیادہ توبہ و استغفار کرنے کی رات ہے، خیر و عافیت کی، صحت و سلامتی کی، رحمت و برکت کی، نیکی و تقوی کی، دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعائیں کرنے کی رات ہے۔ جب دینے والا خود بلا رہا ہے کہ آ جاؤ اور آ کر لے جاؤ میں دینے کے لئے تیار بیٹھا ہوں تو اس سے جتنا مانگا جائے کم ہے۔

اس رات کی عبادت کا ثبوت

☆ ان احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شبِ براءت ایک بابرکت اور عظمت والی رات ہے۔

اس رات کے بارے میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس رات کی کوئی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے اور اس رات کو جاگنا اور خصوصی طور پر عبادت کرنا بے بنیاد ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کہنا کہ اس رات کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہے یہ درست بات نہیں ہے کیونکہ تقریباً دس صحابہ کرام سے احادیث مبارکہ مروی ہیں جن سے اس رات کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اگرچہ ان میں سے بعض روایات سند کے اعتبار سے بیشک کمزور ہیں اور اسی وجہ سے بعض نے یہ کہہ دیا کہ اس رات کی کوئی فضیلت ثابت ہی نہیں ہے جبکہ حضرات محدثین اور فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر ایک روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہو لیکن اس کی تائید کئی ساری اور احادیث سے ہو جائے تو اس روایت کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے جب شبِ براءت کی فضیلت پر دس صحابہ کرام سے احادیث مبارکہ موجود ہیں تو شبِ براءت کی فضیلت کو بے اصل نہیں کہا جا سکتا۔

چنانچہ خیر القرون کے زمانہ میں یعنی حضرات صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی اس رات سے فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔

شبِ براءت میں کیا کیا جائے؟

☆ البتہ اس رات میں عبادت کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں جو عبادت کرنا چاہیں کر سکتے ہیں مثلاً: نفل نماز پڑھیں، قرآن مجید کی تلاوت کریں، ذکر و تسبیح کریں، صلوۃ التسبیح پڑھیں، درود شریف پڑھیں، دعا کریں، یہ ساری عبادتیں کی جا سکتی ہیں کوئی خاص عبادت مقرر نہیں ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اس رات میں عبادت کرنا فضیلت والا اور ایک مستحب عمل ہے یہ فرض یا واجب نہیں ہے اس لئے کوئی اس رات میں زیادہ عبادت نہیں کرتا تو اس کو برا کہنا یا ملامت کرنا بھی درست نہیں ہے۔

(1) حضرت علی سے مروی اس حدیث کے بارے میں محدثین نے لکھاے کہ یہ روایت نہ موضوع ہے نہ شدید ضعیف البتہ صرف ایک راوی کے قوتِ حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے اس کو قدرے ضعیف قرار دیا ہے اور اور فضائلِ اعمال میں ان جیسی احادیث مبارکہ کا معتبر ہونا مسلم ہے۔ اس لئے اس روایت سے ثات ہوتا ہے کہ اس شبِ براءت کو عبادت کرنا اور اگلے دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ (اکرم بشیر)

چند اہم باتیں

شبِ براءت کے بارے میں چند اہم باتیں پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے:

☆ نفلی عبادت تنہائی میں اور گھر میں کرنا بہتر ہے لہذا شبِ براءت کی عبادت بھی مسجد کے بجائے گھر میں کرنا زیادہ بہتر ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا» (صحيح البخاری: 432 كتاب الصلاة باب كراهية الصلاة فى المقابر)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں بھی ادا کیا کرو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ''

یعنی کچھ نوافل وغیرہ گھر میں ادا بھی ادا کیا کرو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ کہ قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاتی (تحفۃ القاری)

☆ شب براءت میں (اور اسی طرح شبِ قدر میں بھی) عبادت کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں نماز نفل، صلوۃ التسبیح، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار وغیرہ کوئی بھی عبادت کی جاسکتی ہے اور یہ بھی کیا جاسکتا ہے اور یہ عین مناسب ہے کہ آدمی کچھ نوافل ادا کرلے، کچھ تلاوت کرلے، کچھ تسبیح کرلے کچھ درود شریف پڑھ لے۔

☆ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق عبادت کی جائے اتنا جاگنا درست نہیں ہے کہ پھر صحت پر برا اثر پڑے۔

☆ بعض لوگ اس رات کو صرف جاگنے کی رات سمجھتے ہیں کہ یہ جاگنے کی رات ہے چاہے عبادت کرو یا نہ کرو بس سونا نہیں ہے جاگتے رہنا ہے اور اسی کو عبادت سمجھتے ہیں یہ بالکل غلط ہے محض جاگنا عبادت نہیں ہے عبادت یہ ہے کہ آدمی حسبِ ہمت وتوفیق جو نیک اعمال کرسکتا ہے کرے۔

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ رات کو دیر تک جاگتے رہتے ہیں بہت دیر سے سوتے ہیں اور پھر فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے یاد رکھیں رات کی عبادت ضروری یا فرض وواجب نہیں لیکن اگر فجر کی نماز نہیں پڑھی تو یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اگر آپ نے ساری رات عبادت کرلی لیکن فجر کی نماز نہیں پڑھی تو یقین کریں کہ ساری رات کی عبادت بھی کسی کام کی نہیں ہے۔

اور دوسری طرف وہ آدمی جس نے رات کو تو کوئی عبادت نہیں کی لیکن فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے تو یہ اس آدمی سے لاکھ درجہ بہتر ہے جس نے رات بھر تو عبادت کی لیکن فجر کی نماز نہیں پڑھی۔

اس لئے اگر یہ ڈر ہو کہ اگر میں رات کو دیر تک جاگتا رہا تو فجر کی نماز رہ جائے گی تو بیشک عبادت نہ کریں، جلدی سو جائیں اور صبح جلدی اٹھ کر فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں تو اسی سے آپ کو آدھی رات عبادت کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ اس پر ایک خوشخبری والی حدیث مبارکہ سن لیجئے:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - ﷺ -: "مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ" (سنن ابی داود: 555 كتاب الصلاة باب فضل المشى إلى الصلاة)

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کو آدھی رات عبادت کرنے کا ثواب مل گیا اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھی اس کو ساری رات عبادت کرنے کا ثواب ملے گا“۔

☆ اور اس رات میں عبادت کی ایک بہترین صورت یہ بھی ہے کہ اگر کسی کے ذمہ قضا نمازیں رہتی ہیں تو نفل نماز پڑھنے سے بھی زیادہ بہتر یہ ہے کہ جتنا ہو سکے قضا نمازیں پڑھ لیں اس کا زیادہ ثواب ملے گا کیونکہ نفل نماز پڑھنا اتنا ضروری نہیں جتنا قضا نمازیں پڑھنا ضروری ہے۔

☆ اس کے ساتھ ایک یہ بات بھی سمجھ لیں کہ بعض لوگوں سے یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ اس رات میں فلاں مخصوص طریقے سے اتنی رکعت قضا نماز پڑھ لو تو اس سے ساری زندگی کی قضا نمازیں معاف ہو جاتی ہیں یاد رکھیں شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے یہ بہت بڑی جہالت کی بات ہے۔

☆ اس رات عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے سارا سال عبادت کرنے کی توفیق بھی مانگی جائے کہ یااللہ! مجھے سارا سال اپنی عبادت کی توفق عطا فرما مجھے ساری زندگی پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

☆ اور پہلے جتنے گناہ ہو گئے اور نمازوں میں جتنی سستی اور کوتاہی ہو گئی اس پر توبہ واستغفار کی جائے اور آئندہ گناہوں سے بچنے اور نمازوں کی پابندی کرنے کا پکا عزم کیا جائے ورنہ یاد رکھیں کہ سارا سال فرض نمازوں کے قریب نہ جانا اور صرف شبِ براءت میں نفل پڑھ کے اپنے آپ کو جنت کا مستحق سمجھ لینا شیطان کے دھوکہ ہے۔

☆ شبِ براءت میں فضول گپ شپ کے لئے جاگتے رہنا، گلیوں بازاروں اور ہوٹلوں میں وقت ضائع کرنا بے فائدہ ہے بلکہ یہ "نیکی بر باد گناہ لازم" کا مصداق ہے۔

☆ اس کے علاوہ اور خرافات جیسے آتش بازی، چراغاں کر، پٹاخے بجانا یہ سب شریعت کے خلاف ہیں مسلمان کو اس سے بچا چاہئے۔اس میں کئی خرابیاں ہیں مثلاً اس میں فضول خرچی ہے، کفار کی مشابہت ہے، دوسروں کو تکلیف دینا اور عبادت میں خلل ڈالنا بھی ہے۔

قبرستان جانے کا مسئلہ

☆ پہلے میں نے حضرت عائشہ ضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث مبارکہ بیان کی جس میں اسی رات کا واقعہ ہے رسول اللہ ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے تھے اس سے ایک عمل قبرستان جانے کا بھی معلوم ہوتا ہے لیکن اس سلسلے میں ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ شریعت میں ج عمل قرآن سنت سے جس حد تک ثابت ہوا اس کو اسی حد تک رکھنا چاہئے آپ ﷺ کا زندگی میں صرف ایک بار شبِ براءت میں قبرستان جانا ثابت ہے یہ آپ کا مستقل معمول نہ تھا نہ آپ نے اس کا حکم دیا اس لئے اگر کوئی آدمی زندگی میں ایک آدھ بار یا کبھی کبھی قبرستان چلا جائے تو یہ کافی ہے اس کو مستقل معمول بنا لینا سنت نہیں ہوگا۔

خلاصۂ کلام

- شعبان کا مہینہ فضیلت اور برکت والا مہینہ ہے۔
- حضور اکرم ﷺ رمضان کے علاوہ سب سے زیادہ روزے اسی شعبان کے مہینے میں رکھا کرتے تھے البتہ آپ نے نصف شعبان کے بعد روزے سے منع فرمایا ہے اور یہ اس لئے کہ رمضان کے روزوں میں کوئی کمی یا کمزوری نہ آئے۔
- بعض روایات میں آیا ہے کہ اسی مہینے میں سب کے اعمال بارگاہِ خداوندی کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور آئندہ ایک سال میں جن کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے ان کی موت کا پروانہ فرشتے کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔
- اس رات میں اللہ تعالی کی طرف سے بیشمار لوگوں کی مغفرت کا اعلان کیا جاتا ہے
- البتہ چند بد نصیب ایسے بھی ہیں جو ایسے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اس رات میں بھی ان کی مغفرت نہیں ہوتی۔
- اس رات میں سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے لیکن مشرک کی بخشش نہیں ہوتی، ماں باپ کا نافرمان، رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا، دل میں کینہ رکھنے والا، کسی کو ناحق قتل کرنے والا، شراب پینے والا، زنا کرنے والا اور جادو کرنے والا ان سب کی بخشش نہیں ہوتی۔
- اس رات میں دعا قبول ہوتی ہے صبح تک اللہ تعالی کی طرف بندوں کو ندا ہوتی ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا جس کو میں عطا کروں؟

اللہ پاک ہمیں اس مہینے کی اور شبِ براءت کی بلکہ ہر دن اور رات کی اور زندگی کے تمام اوقات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری
فاضل دار العلوم کبیر والا، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔ یو بی ایل سوسائٹی۔ لاہور

علماء و خطباء ہر ہفتے ہمارا بیان حاصل کرنے کے لئے "بیانِ جمعہ" لکھ کر اس نمبر پر وٹس ایپ کریں۔

03076980022